سید شاہ اشرف علی

پروفیسر طلعت عزیز

سید شاہ اشرف کا مزار موضع میمن سادات ،ضلع بجنور، میں واقع ہے۔میمن بجنور نجیب آباد روڈ پر واقع ہے۔ اس وقت ان کے وارثین کے پاس ان کے ملفوظات وغیرہ میں سے کچھ بھی باقی نہیں ہے۔صرف ایک شجرہ ہے اور ان کے اوراد و وظائف سے متعلق ایک مجموعہ ہے، جو ڈاکٹر ممتاز حیدر نے پاکستان سے شائع کرایا تھا۔ ان کا تعلق کس صوفی سلسلہ سے تھا، یہ بھی واضح نہیں ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کا تعلق چشتی سلسلہ سے رہا ہوگا کیونکہ یہ محمد بن تغلق کے عہد (۵۱۔۱۳۲۵) میں دہلی سے ہجرت کرکے اس علاقے میں آباد ہوئے اور جہاں قیام کیا اس جگہ کا نام میمن رکھا۔ اس لئے سلطان محمد بن تغلق کی کچھ پالیسیوں نے عوام وخواص میں اس سے نفرت پیدا کردی تھی، اورصوفیاء بھی اس کے مخالف ہوگئے تھے۔محمد بن تغلق کی اس طرح کی پالیسیوں کے نتیجہ میں صوفیاء کی ایک بڑی تعداد نے دہلی سے ہجرت اختیار کی۔

ان کا تعلق سادات زیدی الواسطی سید ابو الفرح واسطی سے ہے۔ یہ خاندان بھی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آیا۔ سید شاہ اشرف کا تعلق اسی نسل سے ہے ۔ انہوں نے میمن میں اپنی خانقاہ کی بنیاد ڈالی اور مسجد کی تعمیر کی۔ اس مسجد کے قدیم آثار اب بھی موجود ہیں۔صوفیاء توحید الٰہی اور محبت اہل بیتؑ میں یقین رکھتے تھے۔ لہٰذا میمن میں عزاداری امام حسینؑ بھی شروع کی اور ایک امام باڑے کی بنیاد ڈالی۔ جن موضعوں اور قصبات میں صوفیاء نے عزاداری کی بنیاد ڈالی، ان جگہوں کی رسومات عزاداری اور شہروں میں ہورہی عزاداری کی رسومات میں فرق ہے۔

موضعوں اور قصبات کی عزاداری انتہائی سادہ اور تصنع سے مبرّا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ عزاداری سے صوفیاء کے اثرات ختم ہوتے جارہے ہیں ۔ مثال کے طور پر ان جگہوں پر قدیم دور سے جو خاص نوحے اور مراثی پڑھے جاتے ہیں ان کے طرز میں درد ہے جو آج کے نوحوں ومراثی میں کم نظر آتا ہے۔سید شاہ اشرف علی کے وارثین میں بیسویں صدی کے ایک انتہائی متقی وپرہیزگار عالم مولوی سید رضی حیدر کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

صوفیاء سے متعلق ان بستیوں میں آباد سادات کی نسلوں میں ایک تبدیلی اٹھارویں صدی میں آئی، جب صوفیاء کے اثرات کم ہونا شروع ہوئے اور علماء کے اثرات بڑھنا شروع ہوئے۔ اس کے نتیجے میں ان صوفیاء کے وارثین نے اپنے مورث اعلیٰ کی درگاہ اور ان کی قائم کردہ روایات سے خود کو دور کرنا شروع کردیا۔ اس لئے کہ علماء نے تصوف اور صوفیاء کی مخالفت میں ایک تحریک چلائی،جس سے اثنا عشری شیعہ زیادہ متاثر ہوئے۔ یہی وہ وقت تھا جب ان بزرگوں سے متعلق مخطوطات ضائع ہوئے۔ نہ صرف سید شاہ اشرف کے ملفوظات نہیں ملتے بلکہ سید شرف الدین شاہ ولایت (جن کی خانقاہ امروہہ میں ہے) کے بھی ملفوظات نہیں ملتے، سید شاہ اشرف کا مزار میمن میں مسجد وتالاب کے کنارے واقع ہے۔صوفیاء کے زیادہ تر مزارات مسجد اور حوض کے قریب ملتے ہیں یہی شکل سید شاہ اشرف کے مزار کی بھی ہے۔ یہ مزار صوفیا کے طرز پر بغیر گنبد کے ہے، اس لئے کہ چاہے وہ حضرت معین الدین چشتی ،حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت نظام الدین اولیاء کے مزارات ہوں ان پر پہلے گنبد تعمیر نہیں ہوا تھا۔ گنبد تو بعد میں تعمیر ہوئے ہیں۔سید شاہ اشرف کے مزار پر بھی گنبد نہیں ہے اور مزار کی چہار دیواری لکھوری اینٹ سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے اندر چونے سے تعمیر شدہ قبر ہے، جو اس کی قدامت کی نشانی ہے تصوف اور صوفیاء پر جو کام ہندوستان کی یونیورسٹیوں اور مغرب کی یونیورسٹیوں میں ہوا ہے اس میں صرف ان صوفیاء پر کام ہوا ہے جو بیت عام ہیں لیکن ہم نے ابھی تک ان صوفیاء پر کام نہیں کیا جنہوں نے قصبات میں اپنی خانقاہیں قائم کیں اور پھر وہاں تبلیغ اسلام کی۔ ہندوستان میں صرف دو یونیورسٹیاں ہیں جہاں تصوف اور صوفیاء پر کام ہوا ہے جن میں سرفہرست علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور پھر جامعہ ملیہ اسلامیہ ہے۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی ، سابق صدر شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی ،علی گڑھ نے تصوف اور صوفیاء پر بہت کام کیا لیکن صوفیاء تو پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں کوئی ایک پرانا قصبہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں کسی صوفی کی درگاہ نہ ہو جیسے میمن۔ ان صوفیاء پر ہم نے کوئی کام نہیں کیا۔ ان پر کام نہ ہونے کی دو وجوہات ہیں ایک تصوف اور صوفیاء سے ناواقفیت اور دوسری وجہ زبان کا مسئلہ ۔ ان صوفیاء کے علمی کارنامے فارسی زبان میں ہیں اور اب نئی نسل تو فارسی کیا اردو سے بھی واقف نہیں۔ تو پہلے تصوف کو نقصان بعد بعض علماء کی تحریک سے پہونچا لیکن اب نقصان لاعلمی سے پہونچ رہا ہے۔ ہندوستان کی کسی یونیورسٹی میں صوفی سینٹر نہیں ہے جہاں کام تصوف اور صوفیاء پر ہوتا۔ صوفیاء نے تیرھویں صدی عیسوی سے

اٹھارہویں صدی عیسوی تک عوام تک علم کی روشنی پہونچائی تھی لیکن جدید دور میں جب علم کی ترویج ہوئی رہی ہے ہم تصوف اور صوفیاء اوران کے کارناموں سے واقف ہی نہ رہے اور خواص اور عوام دونوں میں تصوف کی کوئی سمجھ ہی نہیں ہے۔ ہندوستان کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کی تاریخ سے تعلق رکھنے والے اساتذہ تصوف اور صوفیاء اور ان کے کارناموں سے لاعلم نظر آتے ہیں۔

شجرۂ سید شاہ اشرف علی

سید الشہداء حضرت امام حسینؑ ،حضرت علیؑ ابن الحسینؑ ، سیدنا زید شہید، سید یحیٰ شہید، سید عیسی ، سید محمد، سید علی، سید حسین ، سید حسن، سید علی، سید زید الحربی، سید عمر، سید داؤد، سید حسین ، سید یحیٰ ، سید زید ثالث، سید ابوالفرح، واسطی، سید ابو الفراش، سید نواث الدین، سید اسماعیل، سید مسعود، سید علی، سید محمد، سید حسین، سید فخر الدین، سید ہدایہ، سید ابراہیم، سید تاج الدین، سید عزیز الدین، سید چھجن ، سید شیخین، سید عبد اللہ معروف، سید حسین، سید سخاوت، سید طٰہ ، سید علی، سید عارف شاہ، سید شاہ اشرف علی۔

☆